السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے ''بلیدہ'' شہر میں دیکھا کہ خطیب صاحب منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سامعین سے کہتے تھے ۔ وحدوااللہ اور مسلمان بلند آواز سے تہلیل وتکبر شروع کر دیتے ہیں کیا امام کو یہ حق حاصل ہے کہ سامعین سے اس طرح کہے 'اور کیا سامعین کو تہلیل وتکبر کہنا درست ہے؟ اور اس حدیث کا کیا مطلب ہے : ''جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو: ''خاموش ہوجا'' تو تو نے لغو کام کیا۔'' امید ہے کہ جواب عنایت فرمائیں گے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ اگر امام وحدوااللہ کے لفظ سے یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ربوبیت ، الوہیت اور اسماء وصفات میں وحدہ لاشریک ماننا ضروری ہے تاکہ سامعین یہ عقیدہ رکھیں ۔ اس لیے نہیں کہتا کہ وہ اسے بلند آواز سے تکبیر اور تہلیل کے ساتھ جواب دیں لیکن انہوں نے غلطی سے اس کے ارادہ کے خلاف یہ بات سمجھ لی اور بلند آواز سے یہ الفاظ کہہ کر جواب دیا تو اس میں امام کی غلطی نہیں 'البتہ سامعین نے اپنے فہم اور عمل میں غلطی کی، لہٰذا امام کو چاہیے کہ انہیں نصیحت کرے اور اپنی بات کا صحیح مفہوم واضح کرے تاکہ وہ لوگ دوبارہ یہ غلطی نہ کریں اور اگر وحدوااللہ سے اس کا مطلب یہ تھا کہ سامعین اسی وقت بلند آواز سے تکبیر وتہلیل کے ذریعے اس کا جواب دیں تو وہ غلطی پر ہے اور بدعت کا ارتکاب کر رہا ہے اور سامعین بھی غلطی پر ہیں اور بدعت کے مرتکب ہیں ۔ کیونکہ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبات میں اختیار کیا ہے نہ خلفائے راشدین نے اور نہ ان کے سامعین نے یہ کام کیا ہے البتہ خطیب کے لیے یہ جائز ہے کہ مسجد میں موجود کسی شخص سے اس سے تعلق رکھنے والے کسی کام کے بارے میں پوچھ لے ۔ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جب سلیک رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ۔ حضرت سلیک رضی اللہ عنہما (خطبہ سننے کے لیے) بیٹھ گئے ۔ اور نماز تحیتہ المسجد ادا نہ کی ۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا۔[1]

اسی طرح ایک بار ایک اعرابی نے خطبہ کے دوران قحط کی شکایت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ بارش کے لیے دعا فرمائیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش ہونے لگی ۔ بارش مسلسل ہوتی رہی حتی کہ اس نے آئندہ جمعہ کے خطبہ کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواس کی کہ وہ بارش بند ہونے کی دعا فرمائیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ بارش ان مقامات پر نازل ہو جہاں اس کا برسنا مفید ہے اور نقصان دہ نہیں ۔[2]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا ہے ۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہما جمعہ میں تاخیر سے تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا : ''یہ (جمعہ کے لیے آنے کا) کون سا وقت ہے ؟'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے عرض کی : 'میں تو صرف وضو کر کے آگیا ہوں (تاکہ مزید دیر نہ ہو جائے) '' حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا : ''صرف وضو؟ (غسل کرنا چاہیے تھا اور نبی صلی اللہ[3] '' علیہ وسلم سے صحیح سند مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنۡ اَحۡدَثَ فِی أَمۡرِنَا ہٰذَا مَا لَیۡسَ مِنۡہُ فَھُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے ۔''

اور فرمایا:

((مَنۡ عَمِلَ عَمَلًا لَیۡسَ عَلَیۡہِ أَمۡرُنَا فَھُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے ۔''

۔ آپ نے جو حدیث ذکر کی ہے اسے بخاری، مسلم، اور سنن اربعہ کے مصنفین نے روایت کیا ہے ۔[4]٢

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو، اس وقت اگر آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کوئی بات کی ہ، اگرچہ کوئی نصیحت کی بات ہو، کسی اچھی بات کی ترغیب ہو، یا کسی غلط سے روکا ہو مثلاً آپ کہیں ''خاموش ہو جاؤ اور خطبہ سنو'' تو آپ نے ایک غلط کام کیا اور ایک نامناسب کے مرتکب ہوئے اس موقع پر یوں کرنا چاہیے کہ خطیب سے گزارش کی جائے کہ غلطی کرنیوالے کو نصیحت کریں تاکہ وہ غلط کام چھوڑ کر اچھے کام کی طرف متوجہ ہو جائے ۔ اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ سامعین خطبہ کے دوران یکے بعد دیگرے باتیں کرنا شروع نہ کر دیں ۔ اس طرح شور ہو جائے گا ۔ غلطی کرنے والے کو اشارہ کے ذریعے اس کی غلطی سے منع کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

[1] مسند احمد ج: ۳، ص: ۳۶۳۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ۹۳۰، ۹۳۱، ۱۱۶۶۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۷۵۔

[2] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۹۳۳، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۹۷۔ مسند احمد ج: ۳، ص: ۱۰۴، ۱۹۴، ۱۸۷، ۲۷۱، ۲۷۱۔

[3] مسند احمد ج: ۱، ص: ۱۵، ۴۲۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ۸۸۲۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۴۵۔ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

[4] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۳۹۴۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۵۱۔ مسند احمد ج: ۲، ص: ۲۴۴، ۳۸۳، ۲۷۲، ۳۹۲، ۴۸۵، ۵۱۸، ۵۳۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 323

محدث فتویٰ